Lesson 4: Al-Anfal (Ayaat 59- 75):Day 14

سُوْرَۃُ الْأَنفَال کی تفسیر

تفسیر دیکھتے ہیں؛

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ﴿٥٩﴾

اور کافر یہ نہ خیال کریں کہ وہ بھاگ نکلے ہیں۔ وہ (اپنی چالوں سے ہم کو) ہرگز عاجز نہیں کر سکتے ﴿۵۹﴾

پچھلی آیات میں غزوۂ بدر کا تذکرہ تھا۔ کفار بڑی تعداد میں تھے۔ مسلمان کم تھے۔ اللہ سبحان و تعالیٰ نے غیب سے مسلمانوں کی مدد کی اور فتح عطا فرمائی۔

اللہ قیامت تک کے کافروں اور مشرکوں کو چیلنج دے رہے ہیں کہ وہ اللہ کو تھکا سکتے ہیں یا عاجز کر سکتے ہیں۔ جو اپنی چالیں چل لیں۔ اپنی تیاریاں کر لیں۔ فتح اللہ کی مرضی سے ہو گی۔ سپریم پاور اللہ کی ہے۔ اس بات کا مظاہرہ کئی دفعہ تاریخ میں ہو چکا ہے۔ نمرود مچھر سے مارا گیا، فرعون پانی میں ڈوب گیا۔ ابو جہل کو اُس کا تکبر لے گیا۔ کفار کی چالاکیاں اور اسلحہ، پالیسیاں، اکانومی کچھ کام نہ آ سکے گی۔

اللہ کا فیصلہ آئے گا تو ان کا سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ اگر وہ دنیا میں نہ بھی پکڑے تو یہ اللہ نے اُس کو سنبھلنے، سدھرنے یا آزمائش کا موقع دیا ہوا ہے۔ یا پھر آخر میں سخت پکڑ ہو گی۔

اگلی آیات مسلم اُمّت کے لئے نصیحت اور رہنمائی کے لئے ہیں۔ آج اگر مسلم اُمت اُن پر عمل کر لے تو انشاءاللہ کامیاب ہو گی۔ مسلم اُمت کیا کرے؟

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾

اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لیے مستعد رہو کہ اس سے خدا کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور خدا جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی۔ اور تم جو کچھ راہ خدا میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا ﴿۶۰﴾

وَاَعِدُّوْا : ع د د سے ہے۔ عدد گنتا یا تعداد۔ تیاری کرنا، ہم گنتے ہیں۔ اسی سے بیوہ کے لئے عدّت والا لفظ بھی ہے۔ یعنی چیک لسٹ بناؤ۔ پلاننگ کرو۔ خوب تیاری کرو۔

یعنی اپنی ہمت کے مطابق تیاری کرو۔ گھبراؤ نہیں۔ فکر نہ کرو۔ دشمن سے خوفزدہ نہ ہو۔ اللہ نے فتح دینی ہے تو دوسروں سے متاثر یا ڈر کر نہ بیٹھ رہو کہ اُن کے پاس جدید اسلحہ ہے ہمارے پاس نہیں ہے۔ تم اپنی تیاری رکھو۔ خوب قوت سے تیاری کرو۔

یہ قوت اللہ کے نبیؐ کے دَور میں تیر یا تلوار تھے اور اب اس دَور میں اٹامک انرجی یا نیوکلئیر انرجی بھی ہو سکتی ہے۔ دوسرے ہتھیار یا اسلحے کو بھی کہہ سکتے ہیں۔

رباط یعنی گھوڑے تیار رکھو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں گھوڑوں کے پالنے والے تین قسم کے ہیں ایک تو اجر و ثواب پانے والے، ایک نہ تو ثواب نہ عذاب پانے والے ایک عذاب بھگتنے والے۔ جو جہاد کے ارادے سے پالے

اس کے گھوڑے کا چلنا پھرنا تیرنا، چگنا باعث ثواب ہے یہاں تک کہ اگر وہ اپنی رسی توڑ کر کہیں چڑھ جائے تو بھی اس کے نشانات قدم اور اس کی لید پر اسے نیکیاں ملتی ہیں کسی نہر پر گزارتے ہوئے وہ پانی پی لے اگرچہ مجاہد نے پلانے کا ارادہ نہ بھی کیا ہو تاہم اسے نیکیاں ملتی ہیں۔ پس یہ گھوڑا تو اس کے پالنے والے کے لیے بڑے اجر و ثواب کا ذریعہ ہے۔ اور جس شخص نے گھوڑا اس نیت سے پالا کہ وہ دوسروں سے بے نیاز ہو جائے پھر اللہ کا حق بھی اس کی گردن اور اس کی سواری میں نہیں بھولا یہ اس کے لیے جائز ہے یعنی نہ اسے اجر نہ اسے گناہ۔ تیسرا وہ شخص جس نے فخر و ریا کے طور پر پالا اور مسلمانوں کے مقابلے کے لیے وہ اس کے ذمے وبال ہے اور اس کی گردن پر بوجھ ہے (سنن ترمذی)

کل کے گھوڑے تھے۔ آج کی گاڑیاں، فضائی حملوں کے لئے جہاز، شٹل، خلائی جہاز، راکٹ، ہر وہ چیز جس سے دشمن کے ساتھ مقابلہ کیا جا سکے۔ جس کو اللہ کے راستے میں استعمال کیا جائے۔ مقصد دفاع ہے۔

حتیٰ کے جو بھی جہاد میں خرچ ہو گا وہ بھی اسی تیاری میں آئے گا۔ حدیثؐ کا خلاصہ کہ مال اور جان سے بھی جہاد کیا کرو۔ زبانوں سے بھی جہاد کرو۔ یعنی امر بالمعروف اور نھی عن المنکر۔

ہر ممکن طریقے سے کوشش کرو۔ ہم سب میدانِ جنگ میں تو نہیں جاتے لیکن ہم تیاری پوری رکھیں۔ اس وقت ہماری ذمّہ داری یہ ہے کہ اللہ کے دین کو پھیلائیں اور سکھائیں۔ امتِ مسلمہ اپنی تیاری کرے۔ اپنی نسلوں کی بہترین تربیت کریں۔ اگر ہم نے تیاری تو پوری کی لیکن اچھی طرح کام نہیں ہوا تو کوئی بات نہیں۔ نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

اللہ کے راستے مین جہاد زبان سے ہے۔ آپ درس تو بہت اچھا تیاری سے دیں۔ آپ کا حال حلیہ آپ کی شخصیت کو ظاہر کرتا ہے۔ جس طرح کے گروپ میں بات کرنی ہے اُسی لحاظ سے تیاری بھی کریں۔ مثالیں اُن کی زندگی سے مطابق ہوں۔

'۔۔اور اللہ جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی۔۔۔'اسلحہ بنا کر تو رکھ لیا لیکن چھپالیا نہیں ایسا نہیں کرنا۔ پھر اُس کا اظہار کرو تاکہ دُشمن آپ کو بیوقوف نہ سمجھے۔ تاکہ دشمن پر رعب طاری ہو۔ پسندیدہ بات یہ ہے کہ دشمن پر ہیبت طاری رہے۔ ہتھیاروں کا مظاہرے سے دشمن آپ سے ڈرتا ہے۔ دشمن کو پتا چل جائے گا کہ ہم اپنی حفاظت کر سکتے ہیں۔

میدانِ جنگ میں رعب سے چلنا بھی جائز ہے۔

دین والی جگہوں کو جدید طرز سے خوبصورت بنایا جائے اور صاف ستھرا رکھا جائے۔ اچھا ماحول بنایا جائے۔ اللہ کے دین کو عام کرنے کے لئے ایسا اہتمام کرنا جائز ہے۔ مرعوبیت اور اَثر ڈالنے کے لئے اعلیٰ ترین انتظامات کئے جاسکتے ہیں لیکن ان کا مقصد اللہ کے نام اور اللہ کے دین کو بلند کرنا ہو۔

بعض اوقات لوگ تنقید کرتے ہیں کہ دین کے نام پر فضول خرچی ہوتی ہے۔ آپ صرف یہ سوچیں کہ کہ کہاں کس چیز کی ضرورت ہے۔ دین کی بہتری کس چیز میں ہے؟ دین میں دوسروں کو اللہ کے دین سے جوڑنے اور امپریس کرنے کے لئے کچھ باتیں جائز حد تک صحیح ہیں۔ تاکہ ہم منظم اور تربیت یافتہ لگیں۔

'۔۔اس سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے

۔۔'دو دشمنوں کی بات ہوئی ہے؛ یعنی اُس دور میں اللہ کے دشمن اور اللہ کے نبیؐ اور صحابہ کرامؓ کے دشمن۔ پھر بعد میں آنے والے دشمن۔ یعنی سب کی دشمنی صرف اللہ کے دین کی وجہ سے دشمن تھے۔ لیکن یہود جیسے لوگ صرف طاقت اور قبضے کے لئے دشمنی کرتے ہیں۔

یہ دشمنی حسد کی وجہ سے کرتے ہیں۔ لیکن کچھ دشمنوں کو ہم نہیں جانتے۔ وہ دل کے اندر بدنیتی رکھتے ہیں۔ اللہ کے نبیؐ کے بھی کچھ کھلے اور کچھ چھپے ہوئے دشمن تھے۔ یعنی تم دشمنوں کی بات چھوڑو۔

'۔۔اور تم جو کچھ راہ خدا میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا ﴿۶۰﴾ 'جہاں اللہ کے دین کی بات آئے گی وہاں مال کے جہاد کی بھی بات آئے گی۔

نامکمل انتظامات بھی لوگوں کو روک دیتے ہیں۔ مثلاً گرمی میں ٹھنڈک کا انتظام کریں۔ سردی میں ہیٹنگ کا۔ بیٹھنے کا بہترین انتظام ہو۔ اللہ کی راہ میں خرچ سے تمہارا کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ ہر کوئی اپنی ہمت کے مطابق خرچ کرے۔

وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَهَا وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۶۱﴾

اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور خدا پر بھروسہ رکھو۔ کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے ﴿۶۱﴾

جَنَحُوۡا: ج ن ح۔ جھکنے کے معنی میں، پرندوں کے پر کو کہتے ہیں۔ یعنی پرندے تھوڑا جھک کر اُڑتا ہے۔ تو اگر دشمن صلح کی طرف مائل ہو، تھوڑا جھک جائے تو تم صلح کر لو۔ یا پھر کوئی مسلمان ہونے میں

دلچسپی کا اظہار کرے تو تم تھوڑا جھک کر / رِسک لے کر مسلمان بننے میں مدد کرو۔ ہو سکتا ہے وہ جاسوسی کرنے آیا ہو۔ تم اللہ پر توکل کرو۔ اسلام کی طرف آنے والوں کی مدد کرو۔ اسلام کو بہترین طریقے اور حکمت سے پھیلاتے رہیں۔ دعوت دیں۔

لِلسَّلْمِ : کے معنی صلح کے ہیں۔ یعنی وہ خواہش ظاہر کریں وہ صلح کی طرف مائل ہوں۔ خود کہہ کر کمزور نہ بنیں۔

وَاِنۡ يُّرِيۡدُوۡۤا اَنۡ يَّخۡدَعُوۡكَ فَاِنَّ حَسۡبَكَ اللّٰهُ‌ ؕ هُوَ الَّذِىۡۤ اَيَّدَكَ بِنَصۡرِهٖ وَبِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ﴿۶۲﴾

اور اگر یہ چاہیں کہ تم کو فریب دیں تو خدا تمہیں کفایت کرے گا۔ وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں (کی جمعیت) سے تقویت بخشی ﴿۶۲﴾

يَّخۡدَعُوۡكَ۔ کپڑے کو موڑنا۔ چھپانا۔ دھوکہ دینا

اس سورت میں خاص طور پر حسبی کا لفظ، اللہ پر توکل کرنے کا بیان کافی آئے گا۔

مسلمانوں کا حال، حلیہ جنگ اور امن دونوں صورت میں بہترین ہونا چاہیئے۔ اپنے کردار سے اسلام کو ظاہر کریں۔

اللہ غیب سے مدد کرتا ہے۔

وَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ‌ ؕ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيۡنَهُمۡ‌ ؕ اِنَّهٗ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ‏ ﴿۶۳﴾

اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ اور اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے۔ مگر خدا ہی نے ان میں الفت ڈال دی۔ بے شک وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے ﴿۶۳﴾

دلوں میں محبت اللہ پیدا کرتا ہے۔ خالص محبت تحفے دینے سے، زیور دینے سے، یا دعوتیں کرنے سے نہیں ملتی۔

صحابہ کرامؓ اللہ کے نبیؐ سے بے حد محبت کرتے تھے۔ مہاجر اور انصار کی محبت کی مثال آج تک کہیں اور نہیں ملتی۔ مصرف القلوب اللہ کی ذات ہے۔ اللہ ہی دلوں میں محبتیں ڈال دیتا ہے۔

سسرالی رشتے داروں کو قیمتی گفٹ دینے سے، بہو کو زیور دینے سے یا داماد کو مہنگے تحفے دینے سے محبت نہیں ملے گی۔

خالص محبت وہی ہے جو اللہ کی خاطر اور اللہ کے دین کی خاطر کی جائے۔ سچی محبت اللہ کی دوستی سے ملتی ہے۔ اللہ کو خوش کر دیں تو اللہ آپ کے دل کو خوشی عطا کرے گا۔ بچوں کی یا شوہر کی محبت چاہیئے تو اللہ کی اطاعت گزار ہو جائیں۔

حدیث کا خلاصہ؛ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ محبت کرتا ہے تو اپنے بندوں میں بھی اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا

ہوں، پس تو بھی اس سے محبت کر۔ پھر جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں اور آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے، پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔ اس کے بعد زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول کر دیا جاتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی سے ناراض ہوتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں پس تم بھی اس سے بغض رکھو، پھر وہ بھی اس سے بغض رکھتے ہیں۔ پھر آسمان والوں میں منادی کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے بغض رکھتا ہے تم بھی اس سے بغض رکھو وہ بھی اس سے بغض رکھتے ہیں اس کے بعد زمین والوں میں اس کی دشمنی جم جاتی ہے (یعنی زمین میں بھی اللہ کے جو نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اس کے دشمن رہتے ہیں)۔

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ قرآن و سنت پر عمل کریں۔ تفرقے میں نہ پڑیں۔ انشاءاللہ مسلمان کامیاب ہو جائیں گے۔

اللہ غالب ہے کہ اس نے دینی بھائیوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے محبت ڈال دی۔ وہ حکمتوں والا ہے کہ اُسکے ہر فیصلے میں کوئی حکمت ضرور ہے۔ جب اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتے تھے تو مسلمان کامیاب تھے۔

اَلَّفَ: الف ہزار کو کہتے ہیں۔ گن گن کر رکھتے ہیں۔ جوڑتے جوڑتے پیسہ جمع ہوتا ہے۔ اسی سے لفظ الف ہے کہ دل میں محبت جمع ہو جاتی ہے۔ جب انسان اللہ کے لئے محبت کرتا ہے تو سب شکوے اور ڈر ختم ہو جاتے ہیں۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کی یہ محبت راہ حق میں تھی توحید و سنت کی بنا پر تھی۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رشتے داریاں ٹوٹ جاتی ہیں احسان کی بھی ناشکری کر دی جاتی ہے لیکن جب اللہ کی جانب سے دل ملا دیئے جاتے ہیں انہیں کوئی جدا نہیں کر سکتا ہے پھر آپ نے اسی جملے کی تلاوت فرمائی۔

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ اے نبی (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)! خدا تم کو اور مومنوں کو جو تمہارے پیرو ہیں کافی ہے ﴿۶۴﴾

وَمَنِ اتَّبَعَكَ: یہ اس لئے فرمایا گیا کہ جب بندے اللہ کے نبیؐ کی پیروی کرتے ہیں پھر اللہ کافی ہوتا ہے۔ سچی عزت، سچی محبت اور سچی کامیابی تب ہی ملے گی جب اللہ کے نبیؐ کی پیروی کریں گے۔

اگر کوئی اپنا فرقہ بنائے گا۔ اگر کوئی بدعات کرے گا۔ اگر کوئی نبیؐ کی پیروی نہیں کرے گا تو نہ محبت ملے گی اور نہ ہی کامیابی۔

اپنے دل بڑے کر لیں۔ سب مسلمانوں کے لئے خیر خواہی محسوس کریں۔ پھر اللہ فلاح عطا کرے گا۔

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ۭ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ اور اگر تم بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر سو (ایسے) ہوں گے تو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اس لیے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے ﴿۶۵﴾

ہم یہ کیسے کر سکتے ہیں؟ آج کے دَور میں ہم قرآن کے علم سے جوڑ دیں۔ آج ہم دین اسلام کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی دعوت دیں۔ ہم اپنے گھر والوں اور خاندان والوں کو، محلے والوں کو ترغیب دلائیں۔

ایک دوسرے کو دین پر تھام کر رکھیں۔ ایک دوسرے کو حکمت اور محبت کے ساتھ دین پر جم جانے میں مدد دیں۔

'۔۔۔اس لیے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے۔'

مسلمان بیس = دو سو کافر

سو صحابہؓ = ایک ہزار کافر

سچا ایمان انسان کو نیکی پر رکھتا ہے۔ سچا ایمان انسان کو توانائی عطا کرتا ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں ایمان پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین